بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۸ صلح ۱۳۴۳ ہش ۔ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۸ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۷ جنوری بوقت ½۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اللّٰھم آمین

یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو دنیا کے ہر براعظم اور ہر ملک میں قائم کر کے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے راہ استوار کر رہا ہے اور اشاعت اسلام کی عمارت کی بنیادوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جا رہا ہے جب ہم اپنی حقیر کوششوں (جن کی توفیق بھی محض اسی کے فضل پر منحصر ہے) کے ان شاندار نتائج کو دیکھتے ہیں تو ہمارے دل اس کی حمد و ثنا سے معمور ہو جاتے ہیں۔

مگر ملک ملک اور قریہ قریہ میں جماعت کی یہ وسعت ہماری ذمہ داریوں میں بھی بڑا اضافہ کر رہی ہے اور بسا اوقات ہماری پریشانیاں اور ہمارے دکھ بھی عالمگیر نوعیت کے بن جاتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں جب زنجبار میں فتنہ و فساد نے سر اٹھایا تو زنجبار کے احمدیوں کے لئے دل بہت ہی پریشان رہا اور دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلیں کہ خدائے توانا انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ پھر جب کلکتہ وغیرہ میں فساد ہوئے تو دل بہت ہی بے چین ہوا اور سینہ بریاں سے خضوع و خشوع کا ایک چشمہ پھوٹا اور اپنے بھائیوں کی جانی و مالی سلامتی کے لئے ہمارا ذرہ ذرہ اپنے رب کے حضور جھکا اور اس سے مدد اور نصرت اور صبر کے ہم طالب ہوئے۔ پھر جب ڈھاکہ میں فساد کی آگ بھڑکی تو دل میں ایک اور ٹیس اٹھی کہ کس طرح ہم اپنے رب کے عرش کو اپنے ابتہال اور تضرع سے حرکت میں لائیں کہ وہ ہمارے غم اور ہم کی طرف اپنی رحمت اور قدرت سے متوجہ ہو۔

اے خدا! اپنے ان رب پاک بندوں کو جنہیں تو نے اپنے فضل خاص سے دنیا کی بھلائی اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خدمت اور خدا تعالےٰ کی توحید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عظمت کے قیام کیلئے چنا ہے جن کے دن نیکی کے کاموں میں بسر ہوتے ہیں اور جن کی راتیں بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے دعاؤں میں گذرتی ہیں۔ ہاں اپنے ان نیک بندوں کو ہر شر پسند اور دنیوی معاشرہ کی ذمہ داریوں اور زندگی کے فیشن سے دور ہو جانے والے گروہ کے ہر فتنہ اور ہر شر اور ہر بد تدبیر سے محفوظ رکھ اور اپنے فرشتوں کی فوجیں ان کی مدد ان کی نصرت اور ان کی حفاظت کے لئے آسمان سے نازل فرما۔ اور اس شر پسند گروہ کے "عمل غیر صالح" اور شیطانی تدبیر اور ظالمانہ قوت اور طاقت اور جبینانہ نخوت و غرور اور ظلم و عدوان کو اس طرح پیس ڈال جو پیس ڈالنے کا حق ہے۔ اور اپنے ان مظلوم بندوں کو جو تیری توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کو دنیا میں قائم کرنے کا عہد باندھے ہوئے ہیں اور ان کے اموال اور ان کے گھروں کو جن کی رفعت اور بلندی کا تیری طرف سے وعدہ ہے کیونکہ تیرے ذکر سے وہ گھر معمور اور تیری راہ میں خرچ کئے جانے کی وجہ سے وہ مال پاک اور مطہر ہیں اپنی رحمت اور قدرت اپنے قہر اور عزت کے نام پر اپنی پناہ میں لے لے اور ہر نقصان سے انہیں امن دے اور ہر تباہی سے انہیں محفوظ رکھ اور ہر غم سے انہیں نجات دے۔ انہیں امن اور سلامتی میں رکھ، انہیں امن اور سلامتی میں رکھ۔ یارب العالمین

یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کا ذکر کرنا مناسب ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"میں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا:-

(۱) زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔

(۲) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِيْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَاَعْدَائِيْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا

اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

پھر فرمایا ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کی ہستی پر اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے۔

پھر فرمایا کہ اس کے بعد رویا ہوئی کہ

(باقی صفحہ ۲)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۷ جنوری بوقت ۶ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل تمام دن طبیعت اچھی رہی۔ رات بھی آرام سے نیند آئی۔ ساڑھے دس بجے نیند کی دوائی دی گئی چنانچہ ساڑھے چار بجے صبح تک سوتے رہے۔ اس کے بعد بیدار ہوئے چائے پی۔ اور نماز پڑھی۔ زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ کسی کسی وقت درد کی شکایت ہو جاتی ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی لمبی اور بابرکت زندگی سے نوازے آمین

اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۲ء

اسلام اور قوت حاکمہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے اسلام کو نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں پھر اس نص قرآنی کی تائید میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کو حدیث مجددین کہتے ہیں یعنی

ان اللہ یبعث علیٰ رأس مائۃ
سنۃ من یجدد لھا دینھا

یعنی اس امت اسلامیہ کے لئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسا انسان مبعوث کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید اس کے لئے کرتے رہیں گے۔ قرآن کریم اور حدیث کی یہ نصوص واضح ہیں۔ پھر ایک مشہور حدیث اور ہے

من لم یعرف امام زمانہ
فقد مات میتۃً جاھلیہ

یعنی جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اگرچہ ایک مسلمان کے لئے تو قرآن کریم اور احادیث کی یہ باتیں کافی ہیں مگر اب آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرکے بھی دیکھئے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جب کبھی دین میں پراگندگی کے آثار پیدا ہوتے ہیں ایک مجدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوتا رہا ہے۔ البتہ ان کے مقابلہ میں ہر وقت کچھ خود ساختہ مصلحین بھی پیدا ہوتے رہے ہیں جن کا دعوےٰ یہ رہا ہے کہ وہ دین کے علمبردار ہیں ایسی صورت حال خاص کر ان وقتوں میں پیدا ہوتی رہی ہے جب اسلام کا تصادم دوسری اقوام کے فلسفوں اور ادیان سے ہوتا رہا ہے اس کی قریب ترین امثلہ برصغیر ہند میں ملتی ہیں جب اکبر اور جہانگیر کے ذہنوں پر ہندو ازم کا زنگار چڑھ گیا اور انہوں نے اسلامی شعار چھوڑ کر ہندوانہ خیالات اپنا لئے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں حضرت سید احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے جب مسلمانوں اور مسلمانوں کے متمول طبقہ کو سرزنش کی تو جہانگیر نے آپ کو قید و بند میں ڈال دیا۔ تاہم آپ نے حکومت پر دست درازی کی کبھی کوشش نہ فرمائی بلکہ جب مہابت خاں نے جو آپکا مرید تھا جہانگیر اور نورجہاں کو گرفتار کر لیا تو آپ نے اس کو ہدایت کی کہ انہیں چھوڑ دے۔ آپ کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ مجدد وقت مبعوث ہوئے۔ آپ نے بھی اصلاح قوم کا طریق وعظ و نصیحت اور لوگوں کے دلوں میں اسلام کو زندہ کرنے کی تحریک چلائی مگر حکومتی اقتدار سے کوئی تعرض نہ کیا۔ پھر آپ کے بعد حضرت سید احمد بریلوی تیرھویں صدی کے مجدد مبعوث ہوئے۔ آپ کے وقت میں انگریز ہندپر قوت حاکمہ وفاتحہ بن چکے تھے۔ آپ نے کبھی حکومت وقت سے تعرض نہ کیا کیونکہ آپ کے نزدیک یہ بیجا ہوتا تاہم آپ نے پنجاب میں سکھوں کی عملداری کے خلاف جہاد کیا کیونکہ اس صورت میں جہاد کی شرائط موجود تھیں۔ آپ کے سوانح حیات پڑھنے اور ان خطوط کا مطالعہ کرنے سے جو آپ نے سکھ حاکم رنجیت سنگھ کے نام لکھے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سے آپ کی غرض قطعی اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کی نہیں تھی بلکہ اس ظلم و ستم کو ختم کرنا تھی جو مسلمانوں پر سکھ روا رکھ رہے تھے۔

اس سے ظاہر ہے مذکرہ بالا بزرگوں نے اسلام کو قوت حاکمہ دلانے کے لئے کیا طریق اختیار کیا۔ نہ تو انہوں نے رائے شماری یا جمہوریت کا طریق اختیار کیا اور نہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر جنگی یا فوجی بغاوت کی بلکہ ایسی بغاوت کی پُرزور مذمت کی۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان بندگان حق کے نزدیک اسلام کو قوت حاکمہ بنانے کا کیا طریق تھا یہ تو تجدید دین کا عمل ہے۔ آپ قرون اولیٰ کی تاریخ پر نظر دوڑائیں کیا نبی کریم علیہ السلام اور خلافت راشدہ کے عہد میں مسلمانوں کے سواد اعظم نے اسلام کو قوت حاکمہ عطا کی تھی۔

اسلام کی تعلیمات اور تجدید و احیائے اسلام کے اس پس منظر سے علیحدہ ہو کر اب اگر کوئی کہتا ہے کہ اسلام کو قوت حاکمہ سواد اعظم کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے تو اس کی کس قدر نادانی ہے۔

پھر ذرا غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار فرستادہ دنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک کا نام لے دیجئے جسے سواد اعظم کے ذریعہ اسلام کو قوت حاکمہ دلائی ہو۔ پھر خدا جانے کس نے یہ نظریہ کان میں پھونک دیا ہے کہ پاکستان میں سواد اعظم اسلام کو قوت حاکمہ عطا کر سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسا وہی کہہ سکتے ہیں جن کو تحریک اسلام سے نہ تو کوئی غرض ہے اور نہ وہ اسلام کا الف بے کا علم رکھتے ہیں۔

اسلامی تاریخ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ تمام وہ لوگ جو کسی قسم کی طاقت سے خواہ وہ تلوار کی ہو یا سواد اعظم کی یا رائے عامہ کی اسلام کو قوت حاکمہ بنانے کے دعویدار ہوئے ہیں وہ تمام کے تمام نہ صرف ناکام ہوئے ہیں بلکہ ہمیشہ فساد فی الارض کا باعث بنتے رہے ہیں اور اسلام کی صفوں میں وہی دراصل انتشار پھیلانے کے ذمہ دار ہیں۔

ان لوگوں نے اپنے قیاس کے مطابق اسلام کی آئیڈیالوجی ایجاد کیں اور ان کو سامنے رکھ کر اپنے فرقے پیدا کئے۔ ان میں سے سب سے پہلا واقعہ ساعد بنی ثقیف کا ہے۔ انصار نے پہلے تو سعد کو خلیفہ منتخب کرنا چاہا پھر دو خلیفے تجویز کئے۔ اگر اسلام غالب نہ آتا تو مسلمانوں میں اس وقت تفرقہ پیدا ہو جاتا۔ قوت حاکمہ بیشک اسلام کے ہاتھ میں رہی لیکن کیا یہ قوت سواد اعظم نے عطا کی تھی؟ یا اسلام نے خود حاصل کی تھی۔ البتہ سواد اعظم نے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ حق کو شہید ضرور کرا دیا اور پھر سواد اعظم ہی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے برخلاف خوارج کو کھڑا کیا اور آخرکار سواد اعظم خلافت حقہ کو بادشاہی میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور وہ دن ہے اور آج کا دن جب سے سواد اعظم نے اسلام کے ہاتھ سے قوت حاکمہ چھین رکھی ہے۔ تاہم قوت حاکمہ زائل ہو جانے سے اسلام کی رو بند نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فی الواقعہ جتا دیا کہ اسلام کو سواد اعظم کی بخشی ہوئی قوت حاکمہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق مجددین مبعوث کرتا رہا جنہوں نے سواد اعظم کی قوت حاکمہ کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا مگر ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا "علم" رہا جس سے وہ بڑے بڑے جابر مسلمان کہلانے والے بادشاہوں اور قوت حاکمہ کے پیکروں کے دلوں کو بھی لرزا دیتے رہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے جھوٹے مصلحین ضرور پیدا ہوتے رہے جو اسلام کے نام پر اقتدار پر ہاتھ مارتے رہے مگر نہ وہ اور نہ ان کے پیرو اسلام کو قوت حاکمہ دے سکے۔ اگرچہ وہ دین میں اپنے عقلی نظریات کی وجہ سے انتشار پھیلاتے رہے۔ اس وقت ہم جو اسلامی اقوام میں ذہنی اور عملی انتشار دیکھتے ہیں وہ سب انہی لوگوں کا پیدا کردہ ہے جو کہنا چاہیئے سیاست کے ذریعہ اسلام کو قوت حاکمہ بنانے کے مدعی رہے ہیں۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اپنی راہوں کو بدلنا ہے تمہیں

اپنی راہوں کو بدلنا ہے تمہیں
آخر اس راہ پہ چلنا ہے تمہیں

راہ پندار کی ہموار نہیں
اک نہ اک روز پھسلنا ہے تمہیں

ہے خدا کی تو زمیں کتنی وسیع
تنگ ناؤں سے نکلنا ہے تمہیں

آگ نمرود نے بھڑکائی ہے
گل کھلانے ہیں کہ جلنا ہے تمہیں؟

لغزشیں کھاؤ گے کب تک تنویر
ہوش میں آؤ سنبھلنا ہے تمہیں

احمدیہ مشن لائبیریا (مغربی افریقہ) کی تبلیغی مساعی

ریڈیو پر تقاریر اور انکے خوشکن نتائج۔ صحافیوں کو تبلیغ۔ مختلف تقاریب میں شمولیت

ملاقاتیں و تقسیم لٹریچر۔ چار افراد کا قبول اسلام

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی انچارج لائبیریا مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں ریڈیو پر تقاریر کا پروگرام حسب معمول جاری رہا۔ ہر جمعہ کو ریڈیو پر پندرہ منٹ کی تقریر کی جاتی رہی۔ جس میں مختلف موضوعات زیر بحث لائے گئے۔ ۱۰ اگست کو انٹرنیشنل الائنس آف ویمن International Alliance of women کی ایک میٹنگ منرودیا میں ہوئی۔ جس میں ۱۷ ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر آرگنائزیشن کے صدر نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ چونکہ ہماری آرگنائزیشن مسلمان ممالک میں بھی موجود ہے۔ اس لئے ایسے علاقوں میں تعدد ازدواج۔ طلاق اور عورتوں کے برابر کے حقوق دلانے کے لئے خاص جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔

خاکسار نے اپنی ہفتہ وار تقریر میں تعدد ازدواج طلاق اور دیگر مسائل کے بارہ میں اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ آرگنائزیشن کے پریذیڈنٹ نے اسلام میں عورت کی حیثیت کے متعلق جو بیان دیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

منرودیا اور اس کے ارد گرد علاقوں سے کئی ایک احباب نے بذریعہ خطوط و ملاقات ہمارے ہفتہ وار ریڈیو پروگرام پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ ایک مسلمان طالب علم نے جو عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لکھا کہ یہ پروگرام ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہاں پر عیسائی ٹیچر اور طلباء ہمیں بہت تنگ کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ ایسے سوال کرتے تھے کہ جن کا ہمارے پاس کوئی جواب نہ ہوتا لیکن ریڈیو پروگرام کے ذریعہ ہمیں اسلام کے متعلق بہت سی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ اور اب میں اور میرے ساتھی مسلمان اس قابل ہو گئے ہیں کہ ان لوگوں کے منہ بند کر سکیں۔ چنانچہ یہ طالب علم خود بھی مجھے ملنے آئے اور بہت سی کتب اپنے ساتھ برائے تقسیم لے گئے۔

صحافیوں میں تبلیغ

منرودیا میں امریکن سفارت خانہ کے انفارمیشن آفیسر نے منرودیا کے صحافیوں کے اعزاز میں ایک پارٹی دی جس کا مقصد انفارمیشن آفیسر سے تعارف تھا۔ اس موقعہ پر انہوں نے ایک فلم بھی دکھائی جس میں مختلف نیگرو لیڈروں نے امریکہ میں گوروں اور کالوں کے درمیان کشمکش کے مختلف حل پیش کئے تھے۔ اور اس مسئلہ پر بحث کی تھی۔

فلم شروع ہونے سے قبل خاکسار نے یہاں کے عیسائی ریڈیو سٹیشن ELWA کے ایک کارکن سے مسیح کی صلیبی موت کے بارہ میں گفتگو کی۔ دیگر صحافی بھی بحث میں شامل ہو گئے اور تقریباً آدھ گھنٹہ تک اس مسئلہ پر بحث ہوئی۔ ایک صحافی بہائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو خاکسار نے مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد وہ مجھے ملنے آئے۔ خاکسار نے زبانی گفتگو کے علاوہ ان کو دیباچہ قرآن مجید، بہائی اور بابی مذہب والوں کو اسلامی اصول کی فلاسفی برائے مطالعہ دی۔ اب وہ اکثر ملتے رہتے ہیں اور اسلام میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔

نماز جمعہ میں شمولیت کے لئے رخصت کا مطالبہ

کچھ عرصہ ہوا لائبیریا کے پریذیڈنٹ نے ایک آرڈر جاری کیا۔ جس میں کہا گیا کہ اتوار کے روز ہر قسم کا کاروبار بند رہے۔ شراب خانے قہوہ خانے اور سینما ہاؤس بھی بند رہیں۔ نہ ہی بازاروں میں کسی قسم کا ناچ اور گانا بجتا ہو۔ اور اتوار کے دن کی تقدیس کا خاص خیال رکھا جائے۔ موٹریں اور کاریں ہارن نہ بجائیں۔ تا چرچ میں جانے والوں کی عبادت میں خلل پیدا نہ ہو۔ اور اگر کسی شخص نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو اسے گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا جائے گا۔ اور شام چھ بجے سے قبل رہا نہ کیا جائے گا۔

پریذیڈنٹ کی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں خاکسار نے یہ سوال اٹھایا کہ بہتر ہو گا کہ گورنمنٹ عیسائیوں کی طرح مسلمانوں کے لئے بھی ان کی عبادت اور دیگر اسلامی احکام بجا لانے میں آسانیاں پیدا کرے۔ خاکسار نے کہا کہ جمعہ کے روز بہت سے مسلمان نماز جمعہ میں اس لئے شامل نہیں ہو سکتے کہ ان کو دفاتر چھوڑ کر مسجد جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ لیکن اگر مغربی افریقہ کے دیگر ممالک مثلاً نائیجیریا اور سیرالیون کی طرح مسلمانوں کو ایک گھنٹہ کی رخصت مل جایا کرے۔ تو ان کے لئے نماز جمعہ میں شمولیت آسان ہو جائے گی۔

پریذیڈنٹ نے خاکسار کی تجویز سے اتفاق کیا اور کہا کہ وہ آرڈر جاری کریں گے کہ تمام مسلمان ملازمین کو جمعہ کے روز ایک گھنٹہ کی رخصت دی جائے۔ تا وہ نماز جمعہ میں شریک ہو سکیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر مسلمانوں کو اس بات کی شکایت ہو کہ مسجد کے قریب سے گزرنے والی ٹریفک اور دیگر ارد گرد کے کاروبار کی وجہ سے ان کی عبادت میں خلل ہوتا ہے۔ تو انتظام کیا جائے گا کہ اس موقعہ پر ٹریفک کی گزر اس علاقہ سے بند کر دی جائے۔

اگلے روز اخباروں میں جلی حروف کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی کہ آئندہ سے مسلمانوں کو نماز جمعہ میں شرکت کے لئے ایک گھنٹہ کی رخصت ہوگی۔ شام کو ریڈیو پر اعلان کرنے والے نے خاکسار کا نام لے کر بتایا کہ میرے مطالبہ پر پریذیڈنٹ نے یہ رخصت دی۔

اس اعلان پر تمام مسلمان حلقوں میں خوشی کا اظہار کیا گیا۔ جہاں بھی خاکسار گیا سب لوگوں نے شکریہ ادا کیا۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات و لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں جن مختلف احباب کو ذاتی ملاقات کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ ان میں سے امیگریشن آفیسر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے والد مسلمان ہیں لیکن وہ خود عیسائی ہیں۔ خاکسار نے ان کے دفتر جا کر اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ چونکہ میں مسلم مشنری ہوں اس لئے جب مجھے پتہ چلا کہ آپ کے والد اور دیگر تمام رشتہ دار مسلمان ہیں اور آپ عیسائی ہیں تو مجھے خیال آیا کہ آپ سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی جائے۔ اور اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ امیگریشن آفیسر نے کہا کہ میں نے چونکہ عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کی ہے اس لئے سکول میں مجھے بپتسمہ لینا پڑا۔ اس پر خاکسار نے کہا اب تو آپ اس قابل ہو گئے ہیں کہ خود فیصلہ کر سکیں کہ آپ کو کونسا مذہب اختیار کرنا چاہیئے۔ وہ کہنے لگے کہ اگرچہ میرے والد مسلمان ہیں لیکن سچی بات ہے کہ مجھے اسلام سے بالکل کوئی واقفیت نہیں۔ کیونکہ میرے والدین نے مجھے اسلام کے بارے میں کچھ نہیں سکھایا۔

اس موقعہ پر ایک اور دوست بھی کمرہ میں داخل ہو گئے۔ خاکسار نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان فرق بیان کیا اور بتایا کہ بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اب گزشتہ تمام مذاہب بیکار ہیں اور زندہ مذہب اسلام ہی ہے۔ اس موقعہ پر کافی بحث ہوتی رہی۔ بالآخر خاکسار نے بعض کتب برائے مطالعہ دیں۔

اس کے علاوہ خاکسار نے پریذیڈنٹ کے محل میں جا کر وہاں کے سیکورٹی برانچ کے ایک آفیسر اور چند کلرکوں سے گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ موجودہ عیسائیت پولوس رسول کی ایجاد ہے۔ مسیح علیہ السلام نے کبھی بھی یہ عقائد نہ سکھائے تھے۔ جو آج عیسائی دنیا میں رائج ہیں۔ مسیح علیہ السلام نے ہمیشہ ایک خدا کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلایا۔ اپنے آپکو ابن آدم کہا اور اعلان کیا کہ ان کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس دعوے کے حوالجات طلب کرنے پر خاکسار نے حوالجات پیش کئے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ پھر کسی روز کسی عالم سے اس کے جوابات حاصل کریں گے۔

اس کے علاوہ خاکسار نے منرودیا کی بندرگاہ پر جا کر وہاں کام کرنے والے مزدوروں اور کلرکوں میں اشتہارات تقسیم کئے

سکول میں تقریر

یہاں کے ایک مشہور کالج کے طلباء کی ہائی وائی کلب جو کہ وائی ایم سی اے کی ایک شاخ ہے نے خاکسار کو تقریر کے لئے بلایا۔ خاکسار نے بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں بالصراحت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو سچا عیسائی سمجھتا ہے تو اس کے لئے اسلام کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کیونکہ بائیبل میں بے شمار ایسی پیشگوئیاں ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کے بعد ایک ایسے نبی کی بعثت مقدر تھی جو دنیا کو ایک مکمل شریعت دے گا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد طلباء نے ایک گھنٹہ تک مختلف سوالات کئے اور کہا کہ وہ خاکسار کو دوبارہ بلائیں گے اور وہ اس روز اپنے بائیبل ٹیچر کو بھی بلائیں گے۔ تا وہ خاکسار کے سوالات کا جواب دے سکے۔

مختلف تقاریب میں شمولیت

جب بھی یہاں کوئی تقریب ہوتی ہے تو پریذیڈنٹ آف لائبیریا ہمارے مشن کے نمائندے کو بھی شمولیت کی دعوت دیتے ہیں ایسی تقاریب میں شمولیت کے ساتھ ملک کی چیدہ چیدہ شخصیات سے ملاقات کا موقعہ ملتا ہے ان میں سے بعض کو مشن آنے کی دعوت دی جاتی ہے اور بعض کو لٹریچر وغیرہ کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی ہے عرصہ زیر رپورٹ میں جن تقاریب میں شمولیت کا موقعہ ملا وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ۲۶ جولائی لائبیریا کا یوم آزادی ہے اس روز ہر سال پریذیڈنٹ ایک پارٹی دیتے ہیں جس میں شہر کے معززین کے علاوہ دیگر ممالک کے سفرا گورنمنٹ کے وزراء اور بڑی بڑی فرموں کے ڈائریکٹروں کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے پارٹی کے اختتام سے قبل پریذیڈنٹ اپنا پیغام سناتے ہیں حسب دستور امسال بھی بر تقریب وسیع پیمانے پر منعقد ہوئی پارٹی میں شمولیت کے ذریعہ بعض احباب سے ملاقات ہوئی جن میں سے ایک جرنلسٹ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ان سے زبانی گفتگو کے علاوہ خاکسار نے انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی

۲۔ الجیریا کے پریذیڈنٹ مسٹر احمد بن بالّا ایک روز کے دورہ پر لائبیریا آئے ان کے اعزاز میں دی گئی ایک پارٹی میں بھی خاکسار نے شمولیت کی

۳۔ ڈاکٹر ٹنگ بندہ وزیر اعظم نیاسے لینڈ انگلینڈ کو جاتے ہوئے چند دنوں کے لئے لائبیریا آئے ان کے اعزاز میں مختلف تقاریب ہوئیں جن میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔

۴۔ جب پریذیڈنٹ ٹب مین پانچویں دفعہ پریذیڈنٹ کے عہدہ کے لئے منتخب ہوئے تو ان کی پارٹی نے انہیں آفیشل طور پر ان کی کامیابی کی اطلاع دینے کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک اجلاس کیا جس میں پارٹی کے ایک نمائندہ نے تقریر کی اور پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ کو ان کے انتخاب میں کامیابی کی اطلاع دیتے ہوئے مبارک باد پیش کی اس موقعہ پر پارلیمنٹ کے ممبران مختلف حکومتوں کے سفراء اور گورنمنٹ آفیسرز کے علاوہ متعدد شہریوں کو بھی بلایا گیا تھا۔ اس تقریب کے معاً بعد پریذیڈنٹ نے اپنے حلقہ میں الیکشن میں کامیابی کی خوشی پر ایک پارٹی دی خاکسار نے دونوں پارٹیوں میں شمولیت اختیار کی

بیعت :۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار افراد اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے مشن کے لئے بالخصوص دعا کریں کیونکہ یہاں پر حالات بہت نامساعد ہیں سوسائٹی کا بادو اس قدر ہے کہ پڑھے لکھے لوگ اگر اسلام قبول کرنا چاہیں تو ان کے لئے اس قدر مشکلات ہیں کہ جن کا مقابلہ کرنے کی ان میں جرأت نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

حضرت شیخ محمد کرم الٰہی صاحب پٹیالوی مرحوم

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

مورخہ ۲۳ جنوری کو بعد نماز عصر حضرت شیخ محمد کرم الٰہی صاحب پٹیالوی رضی اللہ عنہ کی نعش کا تابوت جو کراچی سے لایا گیا تھا مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مرقد پر اپنے انوار کی بارش برسائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب کرے۔

حضرت شیخ صاحب اپنے اکلوتے بیٹے سردار محمد بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی کے پاس رہا کرتے تھے۔ میں چونکہ مرحوم کے زیر سایہ جماعت احمدیہ پٹیالہ کا ۱۹۰۶ء سے سیکرٹری رہا ہوں اور آں مخدوم کی صحبت سے فیض یافتہ ہوں اس لئے میں اپنے پر واجب جانتا ہوں کہ ان کے کچھ خصائل بیان کر دوں۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی بلندی کو اوّل براہین احمدیہ کے مطالعہ سے معلوم کیا۔ آپ پہلے سر سید احمد مرحوم کی تحریکات کے قائل تھے لیکن جب براہین احمدیہ کا مطالعہ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرویدہ ہو گئے۔ یہ حضور کے دعوےٰ اور ارشاد بیعت سے پہلے کی بات ہے۔ جب ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں بیعت اولیٰ ہوئی تو اس وقت لدھیانہ نہ آ سکے لیکن جب حضورؑ دوسری بار ۱۸۹۱ء میں لدھیانہ میں تشریف فرما ہوئے تو جناب شیخ صاحب جو ان دنوں بابو صاحب کہلاتے تھے لدھیانہ بیعت کے لئے ایک انبالوی احمدی کے ہمراہ پہنچے۔ اس وقت انبالہ کے دوست نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ نوجوان بہت سمجھدار ہے پہلے سر سید احمد کی تحریکات سے متاثر تھا لیکن براہین احمدیہ کے مطالعہ کے بعد حضور کا معتقد ہو گیا ہے مگر میرے کہنے پر بھی یہ حضور کی بیعت نہیں کرتا اس پر حضور علیہ السلام نے مرحوم سے دریافت فرمایا جس کا جواب شیخ صاحبؓ نے یہ دیا کہ میں بیعت سے اس لئے رکا ہوں کہ اول تو میں نے ایک دوسری جگہ بیعت کی ہوئی ہے دوسرے میں خوف کھاتا ہوں کہ میں شاید حضور کی تعلیم کے مطابق عمل نہ کر سکوں تو یہ میرے لئے بہت گناہ کا موجب ہوگا۔ اس پر حضور نے فرمایا اس میں کیا حرج ہے کہ دوسری جگہ بیعت ہے تم میری بیعت بھی کر لو دیکھو طالب علم جب مدرسہ میں جاتا ہے تو کبھی ایک استاد سے پڑھتا ہے کبھی دوسرے اور کبھی تیسرے سے رہا میری کی بتائی ہوئی نیک باتوں پر عمل نہ ہو سکنے کا خوف سو ہمارا الٰہی فرض ہے کہ ہم تقویٰ کی تعلیم دیں بیعت کرنے والا خدا پر بھروسہ کر کے بیعت کرے تو اسے پیچھے عملوں کی توفیق مل بھی جائے گی۔ اس پر شیخ صاحب نے بیعت کر لی۔ حضور نے بیعت اس طرح لی کہ حضورؑ حضرت شیخ صاحب کو حجرے کے اندر لے گئے اور ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کے الفاظ کہتے جاتے تھے جن کو شیخ صاحب مرحوم دہراتے گئے آخر پر لمبی دعا کی۔

شیخ صاحب نے مجھ سے ایک دفعہ بیان کیا کہ بیعت کے بعد میں موقعہ بموقعہ قادیان جاتا رہتا تھا حضور نے ایک دفعہ مجھ سے دریافت کیا کہ آپ نے تو سر سید کی تعلیمات کا مطالعہ کیا ہے اور میری تعلیمات کا بھی پس کیا کچھ فرق دونوں تعلیمات میں آپ کو معلوم ہوا ہے جس پر میں نے برجستہ کہا کہ دونوں تعلیموں کو دو مثالوں سے یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ سر سید کی تعلیم تو بمنزل خشک روٹی کے ہے جو گلے سے مشکل سے نیچے اترتی ہے اور حضور کی تعلیم بمنزلہ نہایت لذیذ کھانے کے ہے جو انتہائی لذیذ ہونے کی وجہ سے بآسانی گلے سے نیچے اترتا ہے۔

حضرت شیخ صاحب بالکل معمولی تنخواہ پر کلرک کے عہدہ پر کام کرتے رہے لیکن وضعداری میں کسی امیر سے کم نظر نہ آتے تھے۔ اردو فارسی کا علم خوب حاصل تھا اور علمی مجلس کے زیور کی طرح نظر آتے تھے منکسر المزاجی بھی بہت رکھتے تھے باوجودیکہ آپ بیعت کے لحاظ سے پٹیالہ میں سابقون رکھتے تھے مگر متعدد بار آپ سے نماز کا امام بننے کے لئے کہا گیا لیکن آپ نے اسے قبول نہ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عاشقانہ تعلق۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں بھی آپ مخلص فرد تھے جیسا کہ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے چندہ کے لئے اشتہار دیا تو علاوہ اشتہار کے چند احباب کو خاص چٹھیاں بھی حضور نے بھیجی تھیں۔ اور ہر ایسے شخص سے ایک سو روپیہ چندہ طلب کیا تھا حضرت شیخ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میری معمولی تنخواہ کے پیش نظر والد صاحب جو باہر تھانہ دار تھے یا تحصیلدار تھے مجھے کبھی کبھی امدادی رقم بھیجا کرتے تھے عین اس دن کہ حضور علیہ السلام کا خط ایک سو روپیہ کا مجھے ملا والد صاحب کی طرف سے ایک سو روپے کی امدادی رقم مجھے بذریعہ منی آرڈر ملی میں نے وہ رقم وصول کر کے اسی روز حضورؑ کی خدمت میں روانہ کر دی اس واقعہ سے جہاں شیخ صاحب کے اخلاص کا ثبوت ملتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں بھی آپکی جو قدر تھی اس کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

حضرت شیخ صاحب مرحوم کے تقویٰ کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ پر ایک وقت سالہا سال کی معمولی ملازمت کے بعد ایسا بھی آیا کہ آپ کو تھانہ دار کی پوسٹ مل گئی اگرچہ ان دنوں تھانہ دار کی تنخواہ کچھ زیادہ نہ ہوتی تھی لیکن رعب اور بالائی آمدنی کا موقعہ بہت ہوتا تھا لیکن حضرت شیخ صاحب نے جہاں بالائی آمدنی سے کلی اجتناب کیا وہاں بے جا رعب سے بھی اجتناب کیا اور اس آسامی پر بجائے جن بننے کے فرشتہ بنے رہے۔

فقہ کے باریک مسائل بآسانی بیان فرما دیتے تھے جب خلافت ثانیہ کا قیام ہوا تو اس وقت آپ کی راست روی اور عقل سلیم واضح طور پر معلوم ہوئی واقعہ یوں گزرا ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سے صرف ایک دن قبل قادیان سے لکھا گیا ایک خط اگلے روز یعنی جمعہ کے روز مسجد جامعہ میں پہنچ گیا جس میں لکھا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی عمر بجائے دنوں کے گھنٹوں میں شمار ہو سکتی ہے ہم نے وقت پر اطلاع دے دی ہے آئندہ کا بھی فکر ہے۔ اس پر جماعت نے خاکسار راقم کو اور مکرم مولوی محمد مصطفےٰ صاحب مرحوم کو قادیان جانے کے لئے منتخب کیا چنانچہ ہم دونوں اسی روز کی شام کی گاڑی سے قادیان کیلئے روانہ ہو کر اگلے روز ہفتہ کے دن ایک بجے کے قریب قادیان پہنچ گئے اور فوراً مسجد نور میں جہاں اجتماع ہو رہا تھا پہنچ گئے تھوڑی ہی دیر میں حضرت نواب صاحبؓ کی کوٹھی سے نکل کر ایک گروہ معزز احباب کا مسجد نور میں داخل ہوا اس گروہ کے آگے آگے مولوی محمد احسن صاحب امروہی تھے حضرت مولوی صاحب موصوف نے فوراً منبر پر چڑھ کر فرمایا میرے نزدیک خلافت کا قیام ازبس ضروری ہے اور میرے نزدیک اس منصب کے لائق صاحبزادہ مرزا محمود احمد ہیں اور میں تو ان کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں آگے آپ لوگوں کا اختیار ہے۔ اس پر قریباً تمام احباب نے بلند آواز سے کہا یہ درست ہے حضور بیعت لیں چنانچہ بعد جوش بیعت شروع ہو گئی خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بیعت کی توفیق دی بلکہ میرا نام حاضرین میں شامل ہو گیا مگر محمد مصطفےٰ صاحب نے بیعت نہ کی اگلے روز ہم دونو پٹیالہ کے لئے روانہ ہو گئے پٹیالہ پہنچ کر میں نے جماعت کا فوری جلسہ بلایا اور احباب سے بیعت کی درخواست پر دستخط کروائے۔ چنانچہ حضرت شیخ صاحب نے بلا شرح صدر دستخط کئے حالانکہ جماعت کے صدر نے اور چند پرانے اصحاب نے ابھی دستخط نہ کئے تھے اس وقت سے تا وفات وہ نہایت مخلص اور وفادار سلسلہ رہے ایک دفعہ ایک غیر مبائع نے انہی دنوں یہ کہا دونوں جماعتوں میں صرف خفیف سا فرق ہے ورنہ اعتقادی لحاظ سے کوئی زیادہ اختلاف نہیں اس پر شیخ صاحب مرحوم نے فرمایا کہ کیا آپ جانتے نہیں کہ جب ریل کا نٹا بدلتی ہے تو شروع میں بہت قریب معلوم ہوتی ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں کہیں سے کہیں چلی جاتی ہے

آپ کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کے جڑنے میں نقص رہا اور آپ صاحب فراش ہو گئے

لمبا عرصہ تک صاحب فراش رہنے کے بعد آہستہ آہستہ کمزور ہو گئے لیکن باوجود ہر قسم کی تکلیفوں کے ہر آن خدا تعالیٰ کا شکر زبان پر جاری رہا کبھی ایک بار بھی بے صبری نہ دکھلائی اسی حالت میں اپنے معبود و مطلوب حقیقی سے جا ملے۔ (خان حشمت اللہ خان۔)

رمضان کے مبارک مہینہ میں کمزوریوں کو دور کرنیکے عملی طریقے

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ ۔ ربوہ

رمضان کا مبارک مہینہ جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا سبق دیتا ہے وہاں وہ تزکیہ نفس کے لئے بھی راہنمائی کرتا ہے۔ درحقیقت آدمی کے قویٰ کے لئے یہ ایک عملی ٹریننگ ہوتی ہے تا اسے بوقت ضرورت روزانہ زندگی میں سہولت پیدا ہو۔ ورنہ اگر یہ مقصد مدنظر نہ ہو تو پھر ٹریننگ کا کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس مقصد کو انفرادی اور اجتماعی طور پر نظر سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ مثلاً خدام اور اطفال کو سالانہ اجتماع پر جو روحانی و جسمانی ٹریننگ دی جاتی ہے اگر وہ دوسرے ایام میں اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے یا نگران اس کا خیال نہیں رکھتے بلکہ روزانہ گھروں میں اور باہر دوسروں کی طرح وہی شور و شر خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی میں بے حسی و بے رغبتی ہو تو یہ بھی غیروں کی طرح ایک رسم ہی بن جائے گی۔ البتہ اس ضمن میں تربیتی کلاسوں کا اجراء بہت مبارک اقدام ہے۔ اگر انہیں وسعت دی جائے اور عملی پروگرام بھی ان میں شامل کر لئے جائیں تو یہ بہت نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں۔ ذرا سی توجہ سے اس سے بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور خدام اور اطفال کو اس طرف مائل کیا جا سکتا ہے۔

قرب الٰہی کے حصول کے لئے ہم پر بعض ذمہ داریاں بھی ڈالی گئی ہیں۔ یعنی ان ذمہ داریوں کی کماحقہٗ ادائیگی کے بعد ہی ہم اس گوہر مقصود سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ نیز اس راہ میں جو رکاوٹیں حائل ہیں پہلے ان کا دور کرنا ضروری ہے۔ سب سے مقدم دل کی پاکیزگی ہے۔ صحیح نیت بھی دل کی پاکیزگی سے ہی پیدا ہوتی ہے اگر دل پاک و صاف نہیں تو جو کچھ زبان اور اور دوسرے جوارح سے ظاہر ہوگا۔ وہ عمل صالح نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ زبان اور دیگر اعضا جیسا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تفسیر سورہ بقرہ میں فرمایا ہے تو دل کے آلہ کار ہیں۔ پس ہمیں اولاً دل کا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ اس میں اپنے متعلق کوئی برائی یا کسی بھائی کے متعلق کدورت اور کینہ و بغض تو نہیں اور اگر ہے تو ایسے عزم بالجزم کے ساتھ دور کر دینا چاہیئے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ سوچا جائے کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ معمولی سے اختلافات درگزر کرنے سے دور ہو جاتے ہیں اور اگر اتفاق کی کوئی خاص وجہ ہو تو اس کا ذکر اس بھائی سے کر کے ازالہ کیا جائے۔ بسا اوقات اکثر اختلافات کسی غلط فہمی پر مبنی ہوتے ہیں۔ ورنہ ان کا دور کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی نے دوسرے شخص کی دلآزاری کی ہوتی ہے یا اس کا کوئی حق مارا ہوا ہے تو اس کا فرض ہے کہ خود جا کر اس بھائی سے معافی مانگے یا اس کا حق ادا کرے۔ بغیر اس کے صفائی قلب کی امید رکھنا درست نہ ہوگا اور یہ امید بے انصافی پر مبنی ہوگی۔ نہ ہی ہر کسی سے ایسی توقع کی جا سکتی ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کو خود اس دلآزاری سے درگزر اور اپنے اور اپنے حق سے دستبرداری کی توفیق دیدے تو اس کے لئے یہ امر بہت ثواب کا موجب ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو تا قبول کئے جاؤ۔ یہ چیز اپنے نفس پر موت وارد کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہی فنا فی اللہ کا مقام ہے۔ جس کے بعد لقاء اور بقا کے مقام آتے ہیں۔ یہ بہت کٹھن منزل ہے۔ کیونکہ اس راہ میں اکثر عزت و آبرو اور اپنے حقوق حائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے یہ راہ آسان کر دی جاتی ہے۔ جو نفس کی فربہی نہیں چاہتے ؎

گر وہ ذلت سے ہو راضی اسپہ سو عزت نثار

اس طرح دوسرا شخص جو درحقیقت قصوروار ہوتا ہے اپنے لئے مشکل پیدا کر لیتا ہے یعنی جھوٹی وضاحت۔ ضد اور تمرد اس کے لئے سدِ راہ بن جاتے ہیں اور انہیں کو وہ اپنے زعم میں صحیح سمجھتا ہے۔ جہاں ایک اپنی نفی کر کے اللہ تعالیٰ کے دربار سے سب کچھ پاتا ہے۔ وہاں دوسرا تکبر اختیار کر کے سب کچھ کھوتا ہے۔ نیکی کی راہ اللہ تعالیٰ کے حضور متواتر دعاؤں۔ صحبت صالحین۔ قوت ارادی پیدا کرنے۔ مناسب ذرائع کو کام میں لانے اور اعمال صالحہ اختیار کرنے سے ہی ہموار ہوتی ہے۔ اگر نور ایمان پیدا ہو جائے تو عزم اور عمل میں سالک کے لئے یہ سب باتیں آسان ہو جاتی ہیں۔ ورنہ روحانی ریاضتوں اور جسمانی مشقوں سے پورا پورا کام لینا ناگزیر ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اثباتی نیکی اگر اختیار کی جائے تو گناہ کالعدم ہو جاتے ہیں ورنہ پہلے ان کے دور کئے بغیر چارہ نہیں۔

کسی ایسی کمزوری کو جو پہلے اپنی ذات تک محدود رہے پنپنے یا اسے دور کرنے کا طریق یہ ہے کہ جب کوئی برا خیال دل میں پیدا ہو تو بائیں طرف تھوک کر استغفار اور لاحول پڑھا جائے کہ ایسے خیال کا محرک شیطان ہوتا ہے۔ پھر اسے بار بار نہ دہرایا جائے اور نہ اس پر عمل کا ارادہ کیا جائے۔ اس حد تک یہ گناہ نہ ہوگا۔ ورنہ اس کے بعد گناہ اور قابل مواخذہ (تفسیر سورۃ بقرہ) دوسرے جب دل میں کسی نیکی کی تحریک ہو تو وہ اسے بروئے کار لانے کے لئے جلدی کی جائے تا برائی اس کی جگہ نہ لے لے۔ اسلام کے سب احکام الٰہی دو باتوں پر مشتمل ہیں۔ یعنی ترک شر اور ایصال خیر۔ ماہ رمضان کے روزے جو ایک روحانی اور جسمانی مجاہدہ کا حکم رکھتے ہیں۔ دوسری عبادات کی طرح ان دونوں کو کماحقہ پورا کرتے ہیں۔ مثلاً جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے سحری سے لیکر افطار تک اپنی طبعی خواہشات کو ترک کر دیتا ہے۔ اور پھر وہ بھی برابر ایک ماہ تک تو اس کے نتیجہ میں اسے ان خواہشات کو حد اعتدال پر رکھنے میں آسانی ہوگی اور عند الضرورت ان میں کمی آنے کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ روزوں سے انسانی صحت پر بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے اور اب تو ان سے کئی امراض کا علاج بھی ہوتا ہے۔ روزہ کے دوران میں جب انسان کو بھوک اور پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے تو اس کا ذہن اپنے نادار بھائیوں کی تکلیف کو پورے طور پر محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ جس کا احساس دوسرے وقت میں بہت کم لوگوں کو ہوتا ہے۔ اس طرح قوم کے غرباء کی بہبودی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی کر دی ہے۔ اس عرصہ میں اپنی زبان اور دوسرے جذبات کو قابو میں رکھ کر اور ایسے اوقات کو زیادہ تر ذکر اور عبادت الٰہی میں صرف کر کے آدمی اللہ تعالیٰ کے لاتعداد فضلوں کا وارث بن جاتا ہے اور اسے تنویر قلب حاصل ہو جاتی ہے جو سب نیک ارادوں اور اعمال صالح کی کلید ہے۔ پس یہ انسانی جسم کے مجاہدہ اور روح کی ریاضت کا امتزاج ہوتا ہے۔ جو انفرادی اور پھر بڑھتے بڑھتے قومی معراج کا ذریعہ ہے۔ جس کے نتیجہ پر تمام فردی اور ملی برائیاں دور ہو کر انسان نہ صرف روحانی اور جسمانی صحت حاصل کر لیتا ہے۔ بلکہ وہ ایک صحت مند معاشرہ کا ممبر بھی بن جاتا ہے جس میں جہالت و لاعلمی۔ غربت و ناداری۔ ضعف و بیماری۔ ظلم و تشدد اور آزادی ضمیر اور مذہب کا فقدان بہت حد تک کم اور قابل برداشت ہوتے ہیں اور جس کے حصول کے لئے دانایان عالم بہت کوشش کر رہے ہیں لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کے خلاف عرب کے ایک امی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر قرآن مجید کی صورت میں دنیا کو وہ تعلیم دی اور کامیابی کے وہ گر بتائے کہ جن پر عمل کر کے آنحضرت نے خود اور آپ کے خلفاء راشدہ اور صحابہ کرام نے دنیا کی کایا پلٹ دی اور انشاء اللہ آج ہم اس تجربہ کو پھر دہرا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم زیادہ قیل و قال کو چھوڑ کر صحیح ایمان اور اس کے نتیجہ میں اعمال صالح پر قائم ہو جائیں۔ اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے

آخر میں میں ایک ایسی عادت کو جس نے نہ صرف گھروں بلکہ معاشرہ کی حالت پر بھی برا اثر ڈالا ہے اور لوگوں کو صحیح حس اور قوت ارادی سے محروم کر کے جذباتی اور سست بنا دیا ہے کے ترک کرنے کی پر زور اپیل کرتا ہوں احباب اگر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے پختہ ارادہ کر لیں تو وہ اسے رمضان کے مبارک ایام میں یقیناً چھوڑ سکتے ہیں اور وہ ہے ہر قسم نشہ کی عادت جو آدمی کے دماغی توازن کو درہم برہم کر دیتا ہے۔ خواہ یہ فحش لٹریچر پڑھنے یا سینما دیکھنے کی شکل میں ہو یا تمباکو اور چائے وغیرہ پینے کی صورت میں۔ ہاں اگر چائے کو بغیر جوش دئے پیا جائے یعنی تھوڑی سی پتی پر گرم پانی انڈیل کر کیتلی کا ڈھکنا بند کر دیا جائے اور زیادہ سے زیادہ چار پانچ منٹ کے بعد پی لی جائے تو اس طرح چائے کی صرف خوشبو پانی میں حل ہوگی نہ کہ اس کے زہر جو مریضوں کے استعمال کے لئے بطور ادویات میں نہ کہ تندرستوں کے لئے اور وہ بھی عادی طور پر کسی ماہر فن کی ہدایات کے ماتحت نہ کہ از خود۔ ایسی چائے یا گرم پانی کا مقصد محض سردیوں میں سردی دور کرنا ہوتا ہے۔ لیکن لوگ عموماً چائے کے برے اثرات کو محسوس نہیں کرتے۔ اور بھی نقصان اٹھاتے ہیں۔

درخواست دعا

میرے والد محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل پر جو ان دنوں مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھا رہے تھے۔ مورخہ ۲۳ جنوری کو دائیں طرف فالج کا خفیف سا حملہ ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

احمد زمان تنویر

دارالرحمت وسطی ربوہ

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے۔ لہذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے۔ نوزائدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جاوے۔ ربوہ کے محلہ جات فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں تا اس رقم کو . . . . کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جاوے۔ باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جاوے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دی جاوے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ادا کر دیا جاوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

عید فنڈ

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے سکرٹریان مال کو چاہیئے کہ عید سے پہلے ہی احباب کے گھروں پر پہنچ کر عید فنڈ وصول کرنے کا انتظام فرما دیں۔

اس وقت عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ہر عید کے موقعہ پر ایک روپیہ فی کس تھی لیکن اب جبکہ احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں۔ اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر دوست کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔ یاد رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ لہذا اس کی کل رقم مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔ اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۳/۱/۶۲ کو میرے ہاں تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور لمبی عمر پانے والا خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو نیز زچہ کی صحت کیلئے بھی دعا فرما دیں۔

(محمد علی جوہر کادکن ٹی آئی کالج ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم ملک ضیاء الدین صاحب آف وناڑی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا تھا۔ مگر اپنی مشیت کے ماتحت واپس بلا لیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرما دیں میری بھتیجی عزیزہ امۃ اللہ اور اسکے خاوند ملک ضیاء الدین صاحب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس بچہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد شفیع (نوشہروی) دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر اور مخلص احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی . . . . سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۰۱۔ مکرم کیپٹن اعجاز ربانی صاحب گجرات شہر منجانب والد حضرت ملک عطاء اللہ صاحب مرحوم	۳۰۰
۲۰۲۔ مکرم ڈاکٹر مدار بخش صاحب گجرات شہر	۳۰۰
۲۰۳۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی	۳۰۰
۲۰۴۔ محترمہ صالح بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد صدیق صاحب ڈھاکہ	۳۰۰
۲۰۵۔ مکرم میاں محمد صدیق صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ	۳۰۰

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ام الالسنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خداوند سے خبر پا کر یہ دعویٰ فرمایا تھا کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں اور منبع ہے۔ حضور کا یہ دعوےٰ علم لسانیات کے ماہرین کی رائے اور ان کے علم کے سراسر خلاف تھا۔ اب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خادم مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو یہ توفیق بخشی کہ وہ علم لسانیات کے قواعد اور اصولوں کے مطابق حضور علیہ السلام کے اس دعوےٰ کو ثابت فرما دیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی مایہ ناز تصنیف

ARABIC The Soure of ALL LANGUAGES.

میں نہایت خوبی اور مہر کے ساتھ اس دعوےٰ کے حق میں دلائل دئے ہیں۔ یہ کتاب حال ہی میں ادارہ ریویو نے شائع کی ہے۔

قیمت کتاب ۱۰ روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- مینیجنگ ایڈیٹر۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ ۱۴/۱/۶۲ کو ملتان کے قریب دو بسوں کا تصادم ہوا۔ اس حادثہ میں میری اہلیہ کے سر پیشانی اور لبوں پر۔ دائیں حصہ جسم پر اور ہنسلی پر چوٹیں آئیں۔ اسی طرح بچے کی پیشانی پر زخم آیا۔ نشتر ہسپتال ملتان میں اہلیہ کے ۴۲ ٹانکے لگے اور بچے کے ۴۔ اب ہم واپس ڈیرہ غازیخاں آ چکے ہیں۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار سید محمد صدیق ہاشمی زعیم مجلس انصار اللہ۔ ناظم ضلع و قاضی جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

۲۔ میری خالہ جان کی طبیعت بعارضہ تبخیر معدہ کچھ عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہے۔ تمام بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ خاکسار (خواجہ) قمر احمد طارق منزل دار البرکات ربوہ

۳۔ میرے بڑے بھائی آغا نسیم احمد خان کی صحت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار آغا رشید احمد خان احمدی سعود آباد کراچی ۲۷

۴۔ عرصہ سے میری بیوی محمودہ خلیل کے دائیں کان میں درد۔ پیپ۔ ورم کی شکایت ہے اور اب تو ہڈی کو زخم پہنچ گیا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں اپریشن کرنا ہوگا۔ احباب کرام اور بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیل ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول بشیر آباد سندھ)

۵۔ مرزا رفیق بیگ صاحب چیکر احمدیہ ٹرانسپورٹ بس کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ران اور بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔

قاضی نذیر محمد سکرٹری مال چک ۹۹ حافظ آباد

۶۔ میری والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ پندرہ دن سے بعارضہ درد شقیقہ بیمار رہتی ہیں۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لیے دعا فرمائیں۔ (چوہدری نعیم احمد عابد آف مبارک آباد سندھ)

۷۔ میری صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آتی ہے۔ کئی عوارض لاحق ہیں۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے لئے دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی عطا فرما دے۔ (سعید الحق لاہور)

بھارتی معاصرین سے :-

٭ رشوت خوری ٭ دیش کو بدنام نہ کرو
٭ ہندو مہاسبھا کا مطالبہ

(از مکرم گیانی عباد اللہ صاحب)

رشوت خوری

ایک بھارتی اخبار نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت یہ نوٹ شائع کیا ہے کہ :-

" مرکزی وزیر داخلہ سری گلزاری لال نندا نے بعض صنعت کاروں کی ایک میٹنگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ دیش میں سے تین چار مہینوں کے اندر اندر تمام خرابیاں دور کر دیں گے ان کا خیال ہے کہ خرابیاں کرنے والوں کو اس سے زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی سری نندا نے پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ دو سال کے اندر اندر رشوت خوری کا خاتمہ کر دیں گے یا اپنا عہدہ ترک کر دیں گے اب انھوں نے دو سال کی معیاد کو تین چار ماہ میں محدود کر دیا ہے اس مرتبہ انھوں نے رشتہ نہ ہو جانے کی شرط نہیں لگائی اس کا مطلب یہ ہے کہ اب نندا جی کو خرابیاں جلد دور کر دینے کی امید ہو گئی ہے ہمیں تو ابھی تک کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ جس سے ہم اس مرض کا خاتمہ نزدیک سمجھ لیں بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ رشوت پہلے سے کافی بڑھ گئی ہے ہر طرف رشوت خوری اور بلیک مارکیٹ کے خلاف شور برپا ہے

کہا گیا ہے کہ رشوت لینے اور رشوت دینے والے دونوں کو سزا دی جائے گی سوال تو یہ ہے کہ سزا دونوں کو ہی ملی جبکہ تو نہ رشوت دیئے جانے کے بارہ میں اطلاع کون دے گا اس طرح تو رشوت کو ابھی سے ختم سمجھ لینا چاہیے کیونکہ نہ کوئی شکایت کرے گا اور نہ رشوت کا نام و نشان نظر آئے گا۔

ہمارا خیال ہے کہ اس طرح رشوت اور خرابیاں ختم کرنا محال ہے کوئی بھی شخص کسی کو رشوت اپنی مرضی سے نہیں دیتا بلکہ مجبوراً دیتا ہے اگر وہ رشوت نہیں دیتا تو اس کا کام نہیں ہو سکتا ایسے تو نہیں سرکاری دفتروں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں اب یہ خیال پختہ ہو چکا ہے کہ کسی کا کوئی بھی کام رشوت کے بغیر نہیں ہو سکتا پس ضروری ہے کہ پہلے یہ خیال دور کرنے کی طرف توجہ دی جائے پھر لوگ خود بخود رشوت لینے دینے سے رک جائیں گے اگر رشوت دینے والوں کو بھی پکڑ کر جیل میں ڈالنا ہے تو رشوت ختم ہو چکی نندا جی کو اس بارہ میں ضرور غور کرنا چاہیئے۔"

(اکالی پتر کا جالندھر ۱۸ جنوری ۱۹۶۴ء)

دیش کو بدنام نہ کرو

ایک بھارتی رسالہ نے اپنے جنوری ۱۹۶۴ء کے پرچہ میں ایک نوٹ " دیش کو بدنام نہ کرو " کے عنوان پر لکھا ہے اور اس میں بیان کیا ہے کہ :-

" چند سال ہوئے روس کی حکومت نے دیال باغ آگرہ کی فیکٹری سے چمڑے کے بنے ہوئے ساٹھ ہزار بوٹ خریدنے کا سودا کیا ہے روس کو اپنے فوجی جوانوں کے لئے ان بوٹوں کی ضرورت تھی اس لئے اس نے تقریباً چار پانچ لاکھ روپیہ بوٹوں کی قیمت کے طور پر پیشگی دے دیا جب بوٹ تیار ہونے شروع تو بھارتی کاریگروں نے اپنی عادت کے مطابق کام کو جلدی ختم کرنے کے لئے سلائی گھٹیا طریق سے کی کارخانے کے مالک نے نفع زیادہ کمانے کے خیال سے نکما چمڑا لگانا شروع کر دیا نتیجہ یہ نکلا جب دس ہزار بوٹوں کی پہلی کھیپ روس پہنچی اور یہ بوٹ فوج میں تقسیم کئے گئے تو پندرہ دن پورے ہونے سے قبل بہت سے بوٹ ختم ہو گئے بہت سے بوٹوں کے تلے گھس گئے اور بہت سے بوٹوں کا چمڑا ریک ہو گیا روس کی حکومت نے اسی وقت تار دیا کہ اگر اسی قسم کے بوٹ ہمیں مہیا کرنے ہیں تو ہمیں ان کی ضرورت نہیں . . . .

بین الاقوامی تجارت کے وزیر سری منوبھائی شاہ نے لوک سبھا کے ہوچکے اجلاس میں بتایا کہ کشمیر سے افغانستان کو کمبل بھیجے جا رہے تھے کسٹم والوں نے ان کمبلوں کی چیکنگ کی مال بھیجنے والوں نے بعض بے قاعدگیاں کی ہوئی تھیں اس میں قیمتوں میں گڑبڑ کی گئی تھی کمبل گھٹیا قسم کے ارسال کئے گئے تھے اور قیمت اعلیٰ قسم کے کمبلوں کی وصول کی گئی تھی؟

آگے چل کر اس رسالہ نے یہ بیان کیا ہے کہ :-

" آج ہمارے ملک میں ہر طرف دھوکہ نقلی - ٹھگی - رشوت اور بے ایمانی کا زور ہے بازار میں چلے جائیں ایک بھی چیز اصلی ملنے کی امید نہیں کسی محکمہ میں چلے جائیں تمام کارکن منہ کھولے اور کچھ نہ کچھ امید لگائے بیٹھے ہیں آزادی کے بعد دیش میں ایک دوسرے سے دھوکہ ٹھگی اور فریب کرنے میں خود کو آزاد سمجھ رہے ہیں آزادی کے ساتھ ان کی بھی آزادی آ گئی محسوس ہوتی ہے

بازار میں چلے جائیں دودھ خالص نہیں کریم نکلا ہوا سپریٹا ملے گا یا جوہڑ کا پانی ملا بالائی خالص نہیں شہروں میں دودھ پر سیاہی چوس رکھ کر بالائی بنائی جاتی ہے اور خریداروں کو کھلائی جاتی ہے مکھن اور کھویا میں دودھ پتھری ملائی جاتی ہے اور گھی بناسپتی - حلوائی کی دکان سے کوئی بھی چیز خالص ملنے کی امید نہیں شربت میں چینی کی جگہ سکرین کا استعمال عام ہے

پنساری کے پاس چلے جائیں وہاں بھی یہی حال ہے آٹے میں جو ہیں - مرچ مصالحہ ہلدی سب میں ملاوٹ ہے چاولوں کا بھوسہ اور رنگین مٹی ملا کر ہلدی بنا لیتے ہیں پسے ہوئے مصالحہ اور سرخ مرچوں میں لکڑی کا برادہ یا چاولوں کا بھوسہ ملایا جاتا ہے اور سیاہ مرچوں میں پپیتے کے بیج ملائے جاتے ہیں کھلی چائے بھی خالص نہیں ملتی اس میں کئی قسم کے دوسرے پتوں کی ملاوٹ کی جاتی ہے یا ہوٹلوں سے استعمال شدہ چائے لے کر اسے پھر خشک کر کے دوبارہ رنگ وغیرہ دے کر فروخت کی جاتی ہے دیسی صابن بنانے والے سنگ مرمر باریک پیس کر اس میں ملا دیتے ہیں تاکہ وزن بڑھ جائے

ابھی تک پھلوں میں دھوکہ کی امید نہ تھی مگر اب وہ بھی عام ہے ریڈ بلڈ مالٹے بنانے کے لئے ان میں سرخ رنگ کا ٹیکہ لگا دیا جاتا ہے خربوزہ کاٹ کر کھلاتے وقت چھری پر سکرین لگا لی جاتی ہے اور اس طرح جوس کا ذائقہ میٹھا کر دیا جاتا ہے تاکہ ان کی قیمت زیادہ وصول کی جا سکے سبزیوں بینگنوں وغیرہ کو تیل لگا کر چمکدار بنایا جاتا ہے سیب دیر تک تازہ رکھنے کی غرض سے ان پر سنکھیے کے پانی کا چھینٹا دیا جاتا ہے

یہ سب کچھ سچائی ہے حقیقت ہے اور روزانہ ہر جگہ ایسا ہی ہو رہا ہے ان نقلی چیزوں کے اثر سے دن بدن لوگوں کی صحت گر رہی ہے ؟"

ہندو مہاسبھا کا نیا مطالبہ

ایک بھارتی روزنامہ کا بیان ہے کہ :-

" ہندو سبھا کے پردھان دیش پانڈے نے کہا ہے کہ مشرقی بنگال میں ہو رہے فسادات کا واحد حل یہی ہے کہ آبادیوں کا تبادلہ کر لیا جائے

۱۹۴۷ء میں بھی فسادات کے بعد یہی بات ہوئی تھی مگر موجودہ حالات میں یہ تبادلہ ممکن نہیں معلوم ہوتا بھارت کے تقریباً پانچ کروڑ مسلمانوں کو کہاں بھیجا جائے گا۔"

(اکالی پتر کا جالندھر ۲۱ جنوری ۱۹۶۴ء)

روزنامہ
اعانت الفضل

مکرم ایوب خان صاحب احمد خان بلڈنگ کراچی نمبر ۳۱ نے مکرم مرزا مجیب احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی شادی کی خوشی میں ایک مستحق کے نام کبھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مکرم ایوب خان صاحب کو جزائے خیر دے۔

(مینیجر)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے :-

" احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے حسابات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جاتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں جو ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں ؟"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقوم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاول کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اوّل کیا لفظ ہے تو اس نے کہا کہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

مَیں نے سمجھا کہ یہ جماعت کے لئے ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۷۴۲-۷۴۳)

مجھے یقین ہے کہ مخلصین جماعت نیسا دزدہ علاقوں میں بسنے والے بھائیوں اور ان شعائراللہ کو جو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی توحید پر بیّن دلیل ہیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ ہی یاد رکھتے ہوں گے۔ مَیں یہ درخواست بھی کروں گا کہ ان ایام میں بمت الدعا کی مذکورہ بالا دعا بطور خاص طور پر زور دیں کہ وہ صادق الوعد ہے اور اپنے وعدہ کو ضرور پورا کرے گا اور جو بھی اسکے ارادہ کے خلاف ارادہ اور اس سے دشمنی رکھتا ہے وہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔ اور اپنی قدرت کے ایک ہی ہاتھ سے ان دشمنوں کے ہر شر اور ہر منصوبہ کو کچل کر رکھ دے گا اور پیس ڈالے گا۔

اے خدا ہماری گریہ وزاری کو سن اور ہمیں اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد

ناظر خدمت درویشاں

۲۵/۱/۶۴

درخواست دعا

۱۔ میری پھوپھی صاحبہ محترمہ چند دنوں سے شدید کھانسی اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں نیز ہمشیرہ صاحبہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(محمد اصغر قمر دارالصدر شرقی ربوہ)

۲۔ میرے بڑے بھائی شیخ عزیز احمد صاحب سکنہ لائل پور کی چھوٹی لڑکی امۃ الحکیم کو سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے دائیں بازو پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ (امینہ بیگم اہلیہ شیخ نذیر احمد ربوہ)

۳۔ والد صاحب مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب دفعدار درویش لائبریرین قادیان کو کل سے بائیں ران میں مسلسل شدید درد اختیار کئے ہوئے ہے جس سے بے اختیار چیخیں نکل جاتی ہیں اور اکثر آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ نقاہت بہت زیادہ ہو گئی ہے اس لئے احباب جماعت سے کلی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرزا عبدالرشید وکالت دیوان ربوہ

میری خالہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب پھر انہیں دوبارہ بیماری کا حملہ ہوا احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالغفور خاں

ٹیلیفون آپریٹر چنیوٹ

والدین کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں دعاؤں کی قبولیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا نیز والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں کسی خاص طور پر قبول ہوتی ہیں لہٰذا درخواست کرتا ہوں کہ ان گنتی کے دنوں میں آپ جہاں اور مقاصد کے لئے دعائیں کریں وہاں اپنی اولاد (جو جماعت کی نرسری کے طور پر ہیں) کی روحانی اخلاقی۔ علمی اور جسمانی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں تا وہ ہم سے بہت بہتر رنگ میں احمدیت کے خادم ثابت ہوں اور احمدیت کا عالمگیر غلبہ جلد آئے۔

(محمد اسمٰعیل، مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم مرزا شریف احمد صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ـــــ بہت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح وارشاد کے کارکن مکرم مرزا شریف احمد صاحب مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ بروز جمعۃ المبارک علی الصبح چار بجے قریباً ستر سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۲۵ جنوری کو نماز عصر کے بعد دارالضیافت کے بالمقابل گراسی پلاٹ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ازاں بعد جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔

مرحوم قادیان کے بہت قدیمی باشندوں میں سے تھے۔ بہت نیک مخلص، صابر وشاکر اور سادہ مزاج تھے ضعیف العمری کے باوجود اپنا مفوضہ کام بہت مستعدی سے سرانجام دیتے رہے آپ نے ایک لڑکی اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی اولاد اور دیگر پسماندگان کا دین ودنیا میں ہر طرح حافظ وناصر ہو۔ آمین۔